قوتِ برداشت امن کی سواری

برداشت ایسی سواری ہے جو اپنے سوار کو کبھی گرنے نہیں دیتی

برداشت ایک یونیورسل اُصول ہے۔ برداشت ایسی دولت ہے جو کہ انسان کی شخصیت کو نکھارتی ہے اور یہی قوتِ برداشت امن کی سواری ہے۔ یہ ایسی سواری ہے جو اپنے سوار کو گرنے نہیں دیتی۔ اگر قوتِ برداشت نہ ہو تو امن قائم کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر برداشت نہیں ہے تو امن کے سفر میں دشواری پیش آئے گی۔ برداشت یہ ہے کہ انسان دوسروں کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے خود کو امن کی سواری سے اُترنے نہ دیں۔

دوسروں کو معاف کرنے کا جذبہ اپنے اندر پیدا کریں۔ معاف کرنے سے انسان کی اپنی روح بھی پاک ہو جاتی ہے اور قلبی اطمینان بھی حاصل ہوتا ہے۔ پھر وہ دوسروں سے عزت لینے کی بجائے عزت دینے کو اپنی تسکین اور وقار سمجھتا ہے۔ وہ تواضع کو اپنا اولین نصب العین بنالیتا ہے۔ تواضع یہ ہے کہ دوسروں کی عزتِ نفس کا احترام کیا جائے۔ قوتِ برداشت ہی انسان کی سب سے بڑی قوت ہے۔ جس انسان میں قوتِ برداشت زیادہ ہوتی ہے وہ معاشرتی میدانِ عمل میں اتنا ہی زیادہ مضبوط بن کر سامنے آتا ہے۔ مثال کے طور پر شیر اور ہاتھی کو ہی دیکھ لیں دونوں انتہائی بڑے جانور ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کے لئے دشمن کی حیثیت رکھتے ہیں۔ پھر بھی دونوں ایک ساتھ جنگل میں رہتے ہیں۔ یہ صرف برداشت کے ذریعے ممکن ہوتا ہے۔ چنانچہ جنگلوں میں دیکھا گیا ہے کہ ایک طرف سے ہاتھی آ رہا ہو اور دوسری طرف سے شیر گزر رہا ہو تو دونوں اپنا اپنا راستہ بدل کر دائیں اور بائیں نکل جاتے ہیں۔ اگر وہ اس طرح نہ کریں تو دونوں آپس میں لڑنے لگیں۔ یہاں تک کہ دونوں لڑ کر تباہ و برباد ہو جائیں۔ جو شخص اپنے کام سے کام رکھتا ہو وہ دوسروں کے لئے قابلِ قبول انسان بن جائے گا۔ اپنے کام سے کام کا مطلب اپنے وقت اور اپنی طاقت کو بچانا ہے۔ اپنے آپ کو اس قابل بنانا ہے کہ اپنی خوبیوں اور صلاحیتوں کا مفید استعمال کر سکیں۔ قوتِ برداشت کا حامل انسان دوسروں کے کام میں کبھی رکاوٹ نہیں ڈالے گا، دوسروں کے خلاف نہیں بولے گا۔ برداشت امن کی بنیاد ہے اور عدم برداشت فساد کی جڑ ہے جو کسی بھی قوم، قبیلہ اور نسل کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ غرور اور تکبر ہمیشہ انسان کو عدم برداشت پر آمادہ کرتے ہیں۔ انسان دوسرے انسان کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔ وہ دوسروں کی غلطیوں پر آپے سے باہر ہو جاتا ہے اور ان کو اپنی طاقت کے ذریعے ظلم و ستم کا نشانہ بناتا ہے۔ آج معاشرے میں عدم برداشت انتہائی خوفناک درجے تک بڑھ گیا ہے۔ معمولی باتوں پر ایک دوسرے کی جانی دشمن بن جاتے ہیں۔ ہر کوئی دوسرے کے خون کا پیاسا بنا بیٹھا ہے۔ کوئی بھی معمولی غلطی بھی برداشت کرنے کو تیار نہیں ہے۔ ہم سوشل اور پرنٹ میڈیا پر ہر روز عدم برداشت کے بڑھتے ہوئے واقعات سے واقف ہیں کہ معمولی سی تکرار سے نوبت جان لینے تک جاتی ہے۔

کسی دانشور نے کیا خوب کہا ہے کہ ''امن کی تمنا ایک خواب ہی رہے گی جب تک طاقتور کمزور کا احترام کرنے کی تہذیب سے آشنا نہیں

ہوتا۔''

ہم سڑک پر آئے دن حادثات ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ یہ حادثات بعض اوقات انسانی غفلت سے ہوتے ہیں لیکن زیادہ تر عدم برداشت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔اس کے بعد کا انجام یہ ہوتا ہے کہ انسان منزل پر پہنچنے کی بجائے قبرستان پہنچ جاتا ہے یا زخمی ہو کر ہسپتال لے جائے جاتے ہیں۔اس دنیا میں یہی زندگی کا راز ہے کہ ہر ایک کو دوسرے کا لحاظ کرنا پڑتا ہے۔جس طرح انسان اپنا فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے اسی طرح دوسروں کے مفادات کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔اس دنیا میں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو اپنے آپ کو جاننے کے ساتھ دوسروں کو بھی جانیں کرتے ہوئے اپنے مقصد کے لئے جدوجہد جاری رکھتے ہیں۔اس لئے ضروری ہے کہ عدم برداشت کو چھوڑ کر قوتِ برداشت کا دامن تھام لیا جائے تا کہ خود خوش رہتے ہوئے دوسروں میں بھی خوشیاں بانٹ سکیں۔